الحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

# ”تلاوت، طہارت، قسم اور کفن دفن کے مدنی پھول“

## (01): ”اِستنجاء کا طریقہ“

☆اِستنجا خانے میں جِنّات اور شیاطین رہتے ہیں اگر جانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ لی جائے تو اِس کی بَرَکت سے وہ سِتْر دیکھ نہیں سکتے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لے (سُنَنِ تِرمِذی ج۲ص۱۱۳حدیث۶۰۶)۔ یعنی جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنّات اس کو دیکھ نہ سکیں گے (مِراٰۃ المناجیح ج۱ص۲۶۸)۔ ☆اِستنجا خانے میں داخِل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ لیجئے بلکہ بہتر ہے کہ یہ دُعا پڑھ لیجئے: (اول وآخر درود شریف) بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

یعنی اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میں ناپاک جِنّوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (کِتابُ الدّعاء لِلطّبَرانی حدیث۳۵۷ص۱۳۲)

☆پھر پہلے الٹا قدم اِستنجا خانے میں رکھ کر داخِل ہوں ☆ سر ڈھانپ کر استنجا کریں ☆ ننگے سر اِستنجا خانے میں داخِل ہونا ممنوع ہی ☆جب پیشاب کرنے یا قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں تو منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قِبلہ کی طرف نہ ہو اگر بھول کر قِبلہ کی طرف مُنہ

یا پُشت کرکے بیٹھ گئے تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے اس طرح رُخ بدل دے کہ کم از کم 45 ڈگری سے باہر ہو جائے اس میں اُمّید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفِرت و بخشش فرمادی جائی ☆ بچّوں کو بھی قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرا کے پیشاب یا پاخانہ نہ کرائیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ گنہگار ہو گا ☆ جب تک قضائے حاجت کے لئے بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ بدن کھولے ☆ پھر دونوں پاؤں ذرا کُشادہ (یعنی کُھلے) کرکے بائیں (یعنی الٹے) پاؤں پر زور دے کر بیٹھے کہ اِس طرح بڑی آنت کا مُنہ کُھلتا ہے اور اِجابت آسانی سے ہوتی ہی ☆ کسی دینی مسئلے پر غور نہ کرے کہ محرومی کا باعث ہے ☆ اس وَقت چھینک ☆ سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے ☆ اگر خود چھینکے تو زَبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے، دل میں کہہ لی ☆ بات چیت نہ کرے ☆ اپنی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھی ☆ اُس نَجاست کو نہ دیکھے جو بدن سے نکلی ہے

☆ خوامخواہ دیر تک اِستِنجا خانے میں نہ بیٹھے کہ بواسیر ہونے کا اندیشہ ہے ☆ پیشاب میں نہ تھوکے، نہ ناک صاف کرے، نہ بِلا ضَرورت کھنکارے، نہ بار بار اِدھر اُدھر دیکھے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے، بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہی ☆ قضائے حاجت سے فارِغ ہونے کے بعد پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانے کا مقام ☆ پانی سے اِستِنجا کرنے کا مُستَحَب طریقہ یہ ہے کہ ذرا کُشادہ (یعنی کُھلا) ہو کر بیٹھے اور سیدھے ہاتھ سے آہِستہ آہِستہ پانی ڈالے اور اُلٹے ہاتھ کی انگلیوں کے پیٹ سے نَجاست کے مقام کو دھوئے اُنگلیوں کا سِرا نہ لگے اور پہلے بیچ کی اُنگلی اونچی رکھے پھر اس کے برابر والی اِس کے بعد چھوٹی انگلی کو اُونچی رکھے، لوٹا اُونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں، سیدھے ہاتھ سے اِستنجا کرنا مکروہ ہے اور دھونے میں مُبالَغہ کرے یعنی سانس کا دباؤ نیچے کی جانِب

ڈالے یہاں تک کہ اچّھی طرح نَجاست کا مَقام دُھل جائے یعنی اس طرح کہ چِکنائی کا اثر باقی نہ رہے اگر روزہ دار ہو تو پھر مُبالَغہ نہ کرے ☆طہارت حاصِل ہونے کے بعد ہاتھ بھی پاک ہو گئے لیکن بعد میں صابُن وغیرہ سے بھی دھولے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۰۸ تا ۴۱۳، رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۶۱۵ وغیرہ) ☆جب اِستِنجا خانے سے نکلے تو پہلے سیدھا قدم باہَر نکالے اور باہر نکلنے کے بعد (اوّل آخر درود شریف کے ساتھ) یہ دُعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

یعنی اللہ تَعَالٰی کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت (راحت) بخشی۔ (سُنَن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۹۳ حدیث ۳۰۱)

بہتر یہ ہے کہ ساتھ میں یہ دُعا بھی ملالے اِس طرح دو حدیثوں پر عمل ہو جائیگا: غُفْرَانَكَ ترجمہ: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت کا سُوال کرتا ہوں۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۱ ص ۸۷ حدیث ۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(استنجاء کا طریقہ ص ۲ تا ۵)

---

## (02): ”مسواک کی ۲۵ برکتوں بھرے مدنی پھول“

**حضرتِ** علّامہ سیِّد احمد طَحطاوی حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ”حاشِیَۃُ الطَّحْطاوی“ میں **مِسواک** کے فوائد و فضائل یوں نقل فرماتے ہیں: ☆**مِسواک** شریف کو لازِم کرلو، اِس سے غفلت نہ کرو۔ اِسے ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اِس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی ہے ☆ہمیشہ **مِسواک** کرتے رہنے سے روزی میں آسانی اور برکت رہتی ہے ☆دَردِ سر دُور ہوتا ہے ☆بلغم کو دُور کرتی ہے ☆نظر کو تیز کرتی ہے ☆مِعدے کو دُرست رکھتی ہے ☆جسم کو توانائی بخشتی ہے ☆حافظہ (قُوتِ یادداشت) کو تیز کرتی ہے اور عقل کو بڑھاتی ہے ☆دل کو پاک کرتی ہے ☆نیکیوں میں اِضافہ ہو جاتا ہے ☆فرشتے خوش ہوتے ہیں ☆مِسواک شیطان کو ناراض کر دیتی ہے ☆کھانا

www.farzuloom.net

ہضم کرتی ہے ☆بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہوتا ہے ☆بڑھاپا دیر میں آتا ہے ☆پیٹھ کو مضبوط کرتی ہے ☆ بدن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کے لیے قوت دیتی ہے ☆نزع میں آسانی اور کلمۂ شہادَت یاد دلاتی ہے ☆ قِیامت میں نامۂ اعمال سِیدھے ہاتھ میں دِلاتی ہے ☆پُل صراط سے بجلی کی طرح تیزی سے گزار دے گی ☆ حاجات پوری ہونے میں اُس کی اِمداد کی جاتی ہے ☆قبر میں آرام وسکون پاتا ہے ☆اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ☆دنیا سے پاک صاف ہو کر رخصت ہوتا ہے ☆سب سے بڑھ کر فائدہ یہ ہے کہ اُس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہے۔(حاشیۃُ الطّحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۹،۶۸ ملخّصاً)

(مسواک کے فضائل ص۱۹)

---

## (03): "وضو کے 40 مدنی پھولوں کا رضوی گلدستہ"

(تمام مدنی پھول فتاوٰی رضویہ مخرجہ جلد 4 کے آخر میں دیئے ہوئے "فوائدِ جلیلہ" صفحہ 613 تا 746 سے لئے گئے ہیں)

۞ **وُضو** میں آنکھیں زور سے نہ بند کرے مگر وُضو ہو جائے گا ۞ اگر لب (یعنی ہونٹ) خوب زور سے بند کر کے **وُضو** کیا اور کُلّی نہ کی وُضو نہ ہوگا ۞ وُضو کا پانی روزِ قِیامت **نیکیوں کے پلّے** میں رکھا جائیگا۔ (مگر یاد رہے! ضَرورت سے زیادہ پانی گرانا اِسراف ہے) ۞ مِسواک موجود ہو تو اُنگلی سے دانت مانجنا ادائے **سنّت** و حُصُولِ ثواب کے لیے کافی نہیں، ہاں مسواک نہ ہو تو اُنگلی یا کھر کھرا (یعنی کُھردرا) کپڑا اَدائے **سنَّت** کر دے گا اور عورَتوں کے لیے مِسواک موجود ہو جب بھی **مِسّی** کافی ہی ۞ انگوٹھی ڈِھیلی ہو تو **وُضو** میں اُسے پھرا کر پانی ڈالنا **سنَّت** ہے اور تنگ ہو کہ بے جُنبِش دیئے پانی نہ پہنچے تو **فرض**۔ یہی حکم بالی (یعنی کان کے زیور) وغیرہ کا ہے ۞ اعضاء کا مَل مَل کر دھونا **وُضو** اور **غسل** دونوں میں **سنَّت** ہی ۞ اَعضاءِ وُضو دھونے میں حدِّ شَرعی سے اِتنی خفیف تحریر (یعنی ہر طرف

www.farzuloom.net

سے معمولی سا) بڑھانا جس سے حدِّ شَرعی تک اِستیعاب (یعنی مکمَّل ہونے) میں شُبہ نہ رہے **واجِب** ہے ۞ وُضو میں کُلّی یاناک میں پانی ڈالنے کا ترک مکروہ ہے اور اس کی عادت ڈالے تو گُنہگار ہو گا۔ یہ مسئلہ وہ لوگ خوب یادرکھیں جو کُلیاں ایسی نہیں کرتے کہ حَلق تک ہر چیز کو دھوئیں اور وہ کہ پانی جن کی ناک کو (فقط) چُھو جاتا ہے سُونگھ کر اوپر نہیں چڑھاتے یہ سب لوگ **گنہگار** ہیں اور **غسل** میں تو ایسا نہ ہو تو سِرے سے نہ غسل ہو گا نہ **نماز** ۞ وُضو میں ہر عُضو کا پورا تین بار دھونا سنَّتِ مُؤَکَّدہ ہے، تَرک کی عادت سے گنہگار ہو گا ۞ **وُضو** میں جلدی نہ چاہئے بلکہ دَرَنگ (یعنی اطمینان) واحتیاط کے ساتھ کرے۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ "وُضو جوانوں کا سا، نماز بوڑھوں کی سی" یہ وُضو کے بارے میں غَلَط ہے ۞ مُنہ دھونے میں نہ گالوں پر ڈالے نہ ناک پر نہ زور سے پیشانی پر، یہ سب افعال جُہّال (یعنی جاہلوں) کے ہیں بلکہ باآہستگی بالائے **پیشانی** (یعنی پیشانی کے اُوپر) سے ڈالے کہ **ٹھوڑی** سے نیچے تک بہتا آئے ۞ وُضو میں منہ سے گرتا ہوا پانی مَثَلاً کلائی پر لیا اور (کلائی پر) بَہا لیا (یعنی منہ دھونے میں منہ سے گرنے والے پانی سے ہاتھ کی کلائی نہیں دھو سکتے کہ) اِس سے **وُضو** نہ ہو گا اور **غسل** میں (مُعاملہ جُدا ہے) مَثَلاً سر کا پانی پاؤں تک جہاں جہاں گزرے گا پاک کرتا جائیگا وہاں نئے پانی کی ضَرورت نہیں ۞ آدَمی وُضو کرنے بیٹھا پھر کسی مانِع (یعنی رُکاوٹ) کے سبب تمام (یعنی مکمَّل) نہ کر سکا تو جتنے اَفعال کیے اُن پر ثواب پائیگا اگرچِہ وُضو نہ ہوا ۞ جس نے خود ہی قَصد (یعنی ارادہ) کیا کہ آدھا وُضو کرے گا وہ ان اَفعال پر ثواب نہ پائیگا، یُوں ہی جو وُضو کرنے بیٹھا اور بِلا عُذر ناقِص (یعنی ادھورا) چھوڑ دیا وہ بھی جتنے اَفعال بجالا یا اُن پر مستحقِ ثواب نہ ہونا چاہیے ۞ اگر سر پر مینہ (یعنی بارِش) کی بُوندیں اِتنی گریں کہ چہارُم (یعنی چوتھائی) سر بھیگ گیا مَسح ہو گیا اگرچِہ اس شخص

www.farzuloom.net

نے ہاتھ لگایا نہ قَصد (یعنی نہ نیّت وارادہ) کیا ۞ اَوس (یعنی شبنم) میں سر برَہنہ (یعنی ننگے سر) بیٹھا اور اُس سے چہارُم سر کے قَدَر بھیگ گیا مَسح ہو گیا ۞ اتنے گرم یا اتنے سرد پانی سے **وُضو** مکروہ ہے جو بدن پر اچّھی طرح نہ ڈالا جائے، تکمیلِ سنّت نہ کرنے دے، اور اگر کوئی **فرض** پورا کرنے سے مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہوا تو وُضو ہی نہ ہو گا ۞ پانی بیکار صَرف (یعنی خرچ) کرنا یا پھینک دینا **حرام** ہے۔ (اپنے یا دوسرے کے پینے کے بعد گلاس یا جگ کا بچا ہوا پانی خواہ مخواہ پھینک دینے والے توبہ کریں اور آیندہ اِس سے بچیں) ۞ ناف سے زَرد پانی بہ کر نکلے وُضو جاتا رہی ۞ خون یا پیپ آنکھ میں بہا مگر آنکھ سے باہَر نہ گیا تو وُضو نہ جائے گا اُسے کپڑے سے پونچھ کر پانی میں ڈال دیں تو (پانی) ناپاک نہ ہو گا ۞ زَخم پر پٹّی بندھی ہے اُس میں خون وغیرہ لگ گیا اگر اس قابِل تھا کہ بندِش نہ ہوتی تو بَہ جاتا تو وُضو گیا ورنہ نہیں، نہ پٹّی ناپاک ۞ قطرہ اُتر آیا یا خون وغیرہ ذَکَر (یعنی عُضوِ تَناسُل) کے اندر بَہا جب تک اُس کے سُوراخ سے باہَر نہ آئے وُضو نہ جائیگا اور پیشاب کا صِرف سوراخ کے منہ پر چمکنا (وُضو توڑنے کیلئے) کافی ہے ۞ نابالغ نہ کبھی بے وُضو ہو نہ جُنُب (یعنی بے غُسلا)۔ انہیں (یعنی نابالغان کو) وُضو و غسل کا حکم عادت ڈالنے اور آداب سکھانے کے لیے ہے ورنہ کسی حَدَث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) سے ان کا وُضو نہیں جاتا نہ جِماع سے ان پر غسل فرض ہو ۞ باوُضو نے ماں باپ کے کپڑے یا ان کے کھانے کے لیے پھل یا مسجِد کا فرش ثواب کے لیے دھویا پانی مُستَعمَل نہ ہو گا اگرچِہ یہ اَفعال قُربَت (یعنی رضائے الٰہی) کے ہیں ۞ نابالغ کا پاک ہاتھ یا بدن کا کوئی جز اگرچِہ بے وُضو ہو پانی میں ڈالنے سے قابلِ وُضو رہے گا ۞ بدن سُتھرا رکھنا، مَیل دُور کرنا، شَرع میں مطلوب ہے کہ اسلام کی بِنا (یعنی بنیاد) سُتھرائی (یعنی پاکیزگی وصفائی) پر ہے۔ اِس نیّت سے باوُضو نے بدن دھویا تو قُربت (یعنی

www.farzuloom.net

کارِ ثواب) بے شک ہے مگر پانی مُستعمَل نہ ہوا ۞ مُستعمَل پانی پاک ہے اس سے کپڑا دھو سکتے ہیں مگر اس سے وُضو نہیں ہو سکتا اور اس کا پینا یا اس سے آٹا گوندھنا مکروہِ (تنزیہی) ہی ۞ پرایا پانی بے اجازت لے گیا اگرچِہ زبردستی یا چُرا کر اس سے وُضو ہو جائے مگر حرام ہے۔ البتّہ کسی کے مملوک (یعنی ملکیّت کے) کنویں سے اُس کی مُمانَعت پر بھی پانی بھر لیا اس کا استِعمال جائز ہے ۞ جس پانی میں مائے مُستعمَل کی دھار پہنچی یا واضح قطرے گرے اس سے وُضو نہ کرنا بہتر ۞ جاڑے میں وُضو کرنے سے سردی بَہُت معلوم ہوگی اس کی تکلیف ہوگی مگر کسی مرض کا اندیشہ نہیں تو تیَمُّم کی اجازت نہیں ۞ شیطان کے تھوک اور پھونک سے نَماز میں قطرے اور رِیح کا شُبہ ہو جاتا ہے، حکم ہے کہ جب تک ایسا یقین نہ ہو جس پر قسم کھا سکے اِس (وسوسے) پر لحاظ نہ کرے، شیطان کہے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو دل میں جواب دے لے کہ خبیث تو جھوٹا ہے اور اپنی نَماز میں مشغول رہے ۞ مسجِد کو ہر گِھن کی چیز سے بچانا واجِب ہے اگرچِہ پاک ہو جیسے لُعابِ دَہَن (منہ کی رال، تھوک، بلغم) آبِ بینی (مثلاً رینٹھ یا ناک سے نزلے کا بہنے والا پانی) آبِ وُضو ۞ **تَنبِیْہ:** بعض لوگ کہ وُضو کے بعد اپنے منہ اور ہاتھوں سے پانی پونچھ کر مسجِد میں ہاتھ جھاڑتے ہیں (یہ) محض **حرام** اور ناجائز ہے۔ ۞ پانی میں پیشاب کرنا مُطلَقاً مکروہ ہے اگرچِہ دریا میں ہو ۞ جہاں کوئی نَجاست پڑی ہو تِلاوت مکروہ ہی ۞ پانی ضائع کرنا حرام ہے ۞ مال ضائع کرنا حرام ہی ۞ زمزم شریف سے غسل و وُضو بِلا کراہت جائز ہے (اور پیشاب وغیرہ کرکے) ڈَھیلے (سے خشک کرلینے) کے بعد (آبِ زم زم سے) اِستنجا مکروہ اور نَجاست دھونا (مثلاً پیشاب کے بعد ٹشو پیپر وغیرہ سے سکھائے بغیر) گناہ ۞ (وہ) اِسراف کہ (جو) ناجائز و گناہ ہے (وہ) صرف (ان) دو صورَتوں میں ہوتا ہے، ایک یہ کہ کسی گناہ میں صَرف

www.farzuloom.net

(یعنی خرچ)واستِعمال کریں، دوسرے بیکار محض مال ضائع کریں ۞ غسلِ میِّت سکھانے کے لیے مُردے کو نہلایا اور اُسے غسل دینے کی نیّت نہ کی وہ بھی پاک ہو گیا اور زِندوں پر سے بھی فرض اُتر گیا کہ فِعل بِالقصد کافی ہے، ہاں بے نیّت ثواب نہ ملے گا۔(وضو کا طریقہ ۴۸ تا ۵۲)

---

## (04): "تیمم کے ۲۵ مدنی پھول اور سنتیں"

۞ **جو** چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نَرم ہوتی ہے وہ زمین کی جِنس (یعنی قِسم) سے ہے اُس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ رَیتا، چُونا، سُرمہ، گندھک، پتّھر (ماربل)، زَبَرجد، فِیروزہ، عَقیق وغیرہ جَواہِر سے تَیَمُّم جائز ہے چاہے ان پر غُبار ہو یا نہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۳۵۷، **البحرُ الرّائق ج ۱ ص۲۵۷**)

۞ پکّی اینٹ، چینی یا مٹّی کے برتن سے تَیَمُّم جائز ہے۔ ہاں اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جِرم (یعنی جسم یا تہ) ہو جو جِنسِ زمین سے نہیں مَثَلاً کانچ کا جِرم ہو تو تَیَمُّم جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۳۵۸) عُموماً چینی کے برتن پر کانچ کی تہ چڑھی ہوتی ہے اِس سے تَیَمُّم نہیں ہو سکتا۔

۞ **جس** مِٹّی، پتّھر وغیرہ سے تَیَمُّم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضَروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صِرف خشک ہونے سے نَجاست کا اثر جاتا

رہا ہو۔ **(اَیْضاًص ۳۵۷)** زمین، دیوار اور وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے سُوکھ جائے اور نَجاست کا اثر ختم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نَماز جائز ہے مگر اس سے تَیَمُّم نہیں ہو سکتا۔

۞ **یہ** وَہم کہ کبھی نَجِس ہوئی ہو گی فُضول ہے اس کا اِعتبار نہیں۔ **(اَیْضاًص ۳۵۷)**

۞ **اگر** کسی لکڑی، کپڑے، یا دَری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ **(اَیْضاًص ۳۵۹)**

۞ **چُونا**، مِٹّی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجِد کی اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ مگر اس پر آئل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور مَیٹ فنش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو جنسِ زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔

۞ **جس** کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وُضو اور غسل کی جگہ تَیَمُّم کرے۔ **(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۴۶)**

۞ **ایسی** بیماری کہ وُضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھّا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجرِبہ ہو کہ جب بھی وُضو یا غُسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یُوں کہ کوئی

www.farzuloom.net

مسلمان اچھّا قابِل طبیب جو ظاہِری طور پر فاسِق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔ تو ان صورَتوں میں تَیَمُّم کرسکتے ہیں۔ **(اَیضاً، دُرِّمُختار ورَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۴۴۲، ۴۴۱)**

۞ **اگر** سر سے نَہانے میں پانی نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہائیں اور پورے سر کا مسح کریں۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۳۴۷)

۞ **جہاں** چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہ ہو وہاں بھی تَیَمُّم کرسکتے ہیں۔ **(اَیضاً)**

۞ **اگر** اتنا آبِ زم زم شریف پاس ہے جو وُضو کیلئے کافی ہے تو تَیَمُّم جائز نہیں۔ **(اَیضاً)**

۞ **اتنی** سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قَوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تَیَمُّم جائز ہے۔ **(اَیضاً ص ۳۴۸)**

۞ **قیدی** کو قید خانے والے وُضو نہ کرنے دیں تو تَیَمُّم کرکے نَماز پڑھ لے بعد میں اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانے والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں

www.farzuloom.net

تو اشارے سے پڑھے اور بعد میں اعادہ کرے۔ **(اَیضاًص ۳۴۹)**

۞ **اگر** یہ گُمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافِلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا تو تَیَمُّم جائز ہے۔ **(اَیضاًص ۳۵۰)**

۞ **مسجِد** میں سو رہا تھا کہ غسل فرض ہو گیا تو جہاں تھا وہیں فوراً تَیَمُّم کر لے یہی اَحوط (یعنی احتیاط کے زِیادہ قریب) ہے۔ **(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۳ ص ۴۷۹)** پھر باہَر نکل آئے تاخیر کرنا حرام ہے۔ **(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۵۲)**

۞ **وقت** اتنا تنگ ہو گیا کہ وُضو یا غسل کرے گا تو نَماز قضا ہو جائیگی تو تَیَمُّم کر کے نَماز پڑھ لے پھر وُضو یا غسل کر کے نماز کا اِعادہ کرنا لازِم ہے۔ **(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۳ ص ۳۰۷)**

۞ **عورَت** حیض ونِفاس سے پاک ہو گئی اور پانی پر قادِر نہیں تو تَیَمُّم کرے۔ **(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۵۲)**

۞ **اگر** کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی تَیَمُّم کیلئے پاک مِٹّی تو اسے چاہئے کہ وقتِ نَماز میں نَماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حَرَکاتِ نَماز بِلا نیّتِ نَماز بجالائے۔ **(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۵۳)** مگر پاک پانی یا مِٹّی پر قادر ہونے پر وُضو یا

www.farzuloom.net

تیمم کر کے نماز پڑھنی ہو گی۔

❁ **وُضو** اور غسل دونوں کی تَیَمُّم کا ایک ہی طریقہ ہے۔ **(جوھرہ ص۲۸)**

❁ **جس** پر غُسل فرض ہے اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وُضو اور غُسل دونوں کیلئے دو تَیَمُّم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیّت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وُضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔ **(بہارِ شریعت ج۱ ص۳۵۴)**

❁ **جن** چیزوں سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یا غُسل فَرض ہو جاتا ہے اُن سے تَیَمُّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادِر ہونے سے بھی تَیَمُّم ٹوٹ جاتا ہے۔ **(اَیْضاً ص۳۶۰)**

❁ **عورت** نے اگر ناک میں پھول وغیرہ پہنے ہوں تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ مسح نہیں ہو سکے گا۔ **(اَیْضاً ص۳۵۵)**

❁ **ہونٹوں** کا وہ حِصّہ جو عادَتاً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اِس پر مسح ہونا ضَروری ہے اگر منہ پر ہاتھ پھَیرتے وقت کسی نے ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حِصّہ مَسح ہونے سے رَہ گیا تو تَیَمُّم نہیں ہو گا۔ اِسی طرح زور سے آنکھیں بند کر لِیں جب بھی نہ ہو گا۔ **(اَیْضاً)**

❁ **انگوٹھی**، گھڑی وغیرہ پہنے ہوں تو اُتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھَیرنا فرض

ہے۔ اسلامی بہنیں بھی چُوڑیاں وغیرہ ہٹا کر اُن کے نیچے مسح کریں۔ تَیَمُّم کی اِحتیاطیں وُضو سے بڑھ کر ہیں۔ **(اَیضاً)**

۞ **بیمار** یا بے دست و پا خود تَیَمُّم نہیں کر سکتا تو کوئی دوسرا کروا دے اِس میں تَیَمُّم کروانے والے کی نیّت کا اعتبار نہیں، جس کو تَیَمُّم کروایا جا رہا ہے اُس کو نیّت کرنی ہو گی۔ **(اَیضاًص ۳۵۴، عالمگیری ج ۱ ص ۲۶)**

(غسل کا طریقہ ص ۲۲ تا ۲۶)

---

(05): "اسراف"

## وضو میں اسراف سے بچنے کی 7 تدابیر

{1} **بعض** لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ **اُبل** جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہیئے۔

{2} **ہر** چُلّو بھرا ہونا ضَروری نہیں بلکہ جس کام کیلئے لیں اُس کا اندازہ رکھیں مَثَلاً **ناک می**ں نَرم بانسے (یعنی نرم ہڈی) تک پانی چڑھانے کو پورا چُلّو کیا ضَرور نِصف (یعنی آدھا) بھی کافی ہے بلکہ بھرا چُلّو **کُلّی** کیلئے بھی درکار نہیں۔

{3} **لوٹے** کی ٹونٹی مُتَوَسِّط مُعتَدِل (یعنی درمِیانی) چاہیئے کہ نہ ایسی تنگ کہ پانی بدیَر (یعنی دیر میں) دے نہ فراخ (یعنی کُشادہ) کہ حاجت سے زِیادہ گرائے، اس کا فرق یُوں معلوم ہو سکتا ہے کہ کٹوروں میں پانی لے کر وُضو کیجئے تو بَہُت خرچ ہو گا یونہی فراخ (یعنی کُشادہ) ٹونٹی سے بہانا زِیادہ خرچ کا باعث

ہے۔ اگر لوٹا ایسا (یعنی کُشادہ ٹونٹی والا) ہو تو احتیاط کرے پُوری دھار نہ گرائے بلکہ باریک۔ (نل کھولنے میں بھی انہیں باتوں کا خیال رکھئے)

{4} **اَعضاء** دھونے سے پہلے اُن پر بھیگا ہاتھ پھیر لے کہ پانی جلد دوڑتا ہے اور تھوڑا (پانی)، بہُت (سے پانی) کا کام دیتا ہے، خصوصاً موسِمِ سرما (یعنی سردیوں) میں اِس کی زِیادہ حاجت ہے کہ اَعضاء میں خشکی ہوتی ہے اور بہتی دھار بیچ میں جگہ خالی چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ مُشاہَدہ (یعنی دیکھی بھالی بات) ہے۔

{5} **کلائیوں** پر بال ہوں تو تَرشوا (یعنی کٹوا) دیں کہ اُن کا ہونا پانی زِیادہ چاہتا ہے اور مُونڈنے سے بال سخت ہو جاتے ہیں اور تَراشنا مشین سے بہتر کہ خوب صاف کر دیتی ہے اور سب سے احسن و افضل نورہ (ایک طرح کا بال صفا پاؤڈر) ہے کہ ان اَعضاء میں یِہی سنّت سے ثابِت۔ چُنانچِہ **اُمُّ المؤمنین** سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نورہ کا استِعمال فرماتے تو سَترِ مقدّس پر اپنے دستِ مبارَک سے لگاتے اور باقی بدنِ منوّر پر اَزْوَاجِ مُطَھَّرات رضی اللہ تعالیٰ عَنْھُنَّ لگا دیتیں۔ **(ابن ماجہ ۴ ص ۲۲۶ حدیث ۳۷۵۱)**

اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بِھگو لیں کہ سب بال بِچھ جائیں ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وُضو نہ ہو گا۔

{6} **دست و پا** (ہاتھ و پاؤں) پر اگر لوٹے سے دھار ڈالیں تو ناخنوں سے کہنیوں یا (پاؤں کے) گٹّوں کے اوپر (یعنی ٹخنوں) تک **عَلَی الْاِتِّصال** (یعنی مسلسل) اُتاریں کہ ایک بار میں ہر جگہ پر ایک ہی بار

گرے، پانی جبکہ گر رہا ہے اور ہاتھ کی رَوانی (ہل جُل) میں دیر ہو گی تو ایک جگہ پر مکرّر (یعنی بار بار) گرے گا۔ (اور اس طرح اِسراف کی صورت پیدا ہو سکتی ہے)

{7} **بعض** لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناخن سے کُہنی تک یا (پاؤں کے) گٹّے تک بہاتے لائے پھر دوبارہ سہ بارہ کیلئے جو ناخن کی طرف لے گئے تو ہاتھ نہ روکا بلکہ دھار جاری رکھی ایسا نہ کریں کہ تثلیث کے عوض (یعنی تین بار کے بجائے) پانچ بار ہو جائے گا بلکہ ہر بار کُہنی یا (پاؤں کے) گٹّے تک لا کر دھار روک لیں اور رُکا ہوا ہاتھ ناخنوں تک لے جا کر وہاں سے پھر اِجراء (پانی جاری) کریں کہ سنَّت یِہی ہے کہ ناخن سے کُہنیوں یا گٹّوں (ٹخنوں) تک پانی بہے نہ اس کا عکس۔ (یعنی الٹ۔ مطلب یہ کہ کہنی یا گٹّے سے ناخنوں کی طرف پانی بہاتے ہوئے لے جانا سنّت نہیں)

**قولِ** جامِع یہ ہے کہ سلیقے سے کام لیں۔ امامِ شافعی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کیا خوب فرمایا: ''سلیقے سے اُٹھاؤ تو تھوڑا بھی کافی ہو جاتا ہے اور بد سلیقگی پر تو بہت (سا) بھی کِفایت نہیں کرتا۔'' (**ازاِفاداتِ** فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۶۵۔۷۷۰)

## "یارب اسراف سے بچا" کے چودہ حروف کی نسبت سے اسراف سے بچنے کیلئے 14 مدنی پھول

{1} **آج** تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آیندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔

{2} **غور و فکر** کیجئے کہ ایسی صورت مُتَعَیَّن (یعنی مقرّر) ہو جائے کہ وُضو اور غسل بھی سنّت کے مطابِق ہو اور پانی بھی کم سے کم خرچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرایئے کہ قِیامت میں ایک ایک ذرّے اور قطرے قطرے کا حساب ہونا ہے۔ **اللہ** تبارَکَ وَتَعالٰی پارہ 30 سُوْرَۃُ الزِّلْزَال آیت نمبر

7اور 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ﴿۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

{3} **وُضو** کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو مُمکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہئے۔

{4} **نل** کے مقابلے میں لوٹے سے وُضو کرنے میں پانی کم خَرچ ہوتا ہے جس سے **ممکن** ہو وہ لوٹے سے وُضو کرے، اگر نل کے بِغیر گزارا نہیں تو مُمکِنہ صورت میں یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ جن جن اَعضاء میں آسانی ہو وہ لوٹے سے دھولے۔ نل سے وُضو کرنا جائز ہے، بس کسی طرح بھی **اِسراف** سے بچنے کی صورت نکالنی چاہیے۔

{5} **مِسواک**، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنایئے۔

{6} **بِالخصوص** سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنایئے۔

{7} **ہاتھ** یا منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔ مَثَلًا ہاتھ

www.farzuloom.net

دھونے کیلئے چُلّو میں پانی کے تھوڑے قطرے ڈال کر صابون لیکر جھاگ بنایا جاسکتا ہے اگر پہلے سے صابون ہاتھ میں لے کر پانی ڈالیں گے تو پانی زِیادہ خرچ ہو سکتا ہے۔

{8} **استِعمال** کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو، پانی میں رکھ دینے سے صابون گُھل کر ضائِع ہو گا۔ ہاتھ دھونے کے بیسن کے کناروں پر بھی صابون نہ رکھا جائے کہ پانی کی وجہ سے جلدی گُھل جاتا ہے۔

{9} **پی** چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسرے کو پلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لیجئے۔

{10} **پھل،** کپڑے، برتن اور فرش بلکہ چائے کا کپ یا ایک چمچ بھی دھوتے وقت نیز نل کھول کر اِس قَدَر زِیادہ غیر ضَروری پانی بہانے کا آج کل رَواج ہے کہ حُسّاس اور دل جلے آدمی سے دیکھا نہیں جاتا!!! اے کاش! ع:

شایدکہ اُتر جائے ترے دل میں مِری بات

{11} **اکثر** مسجِدوں، گھروں، دفتروں، دوکانوں وغیرہ میں خوامخواہ دن رات بتّیاں جلتی A.C اور پنکھے چلتے رہتے ہیں، ضَرورت پوری ہو جانے کے بعد بتّیاں، پنکھے اور A.C. اور کمپیوٹر وغیرہ بند کر دینے کی عادت بنایئے، ہم سبھی کو حسابِ آخرت سے ڈرنا اور ہر معاملے میں اِسراف سے بچتے رہنا چاہئے۔

{12} **استنجا** خانے میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زِیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلودہ ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک کو چاہئے کہ ہر بار پیشاب کرنے کے بعد

ایک لوٹا پانی لے کر W.C. کے کناروں پر تھوڑا سا بہائے پھر قدرے اوپر سے (مگر چھینٹوں سے بچتے ہوئے) بڑے سوراخ میں ڈال دیا کرے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بدبو اور جراثیم کی افزائش میں کمی ہو گی۔ "فلش ٹینک" سے صفائی میں پانی بہت زِیادہ صَرف ہوتا ہے۔

{13} **نل** سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ بسا اوقات مساجِد و مدارِس کے نل ٹپکتے رَہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا! اِنتظامیہ کو اپنی ذِمّہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخِرت کی بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔

{14} **کھانا** کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ مُعامَلات میں خوب احتیاط فرمایئے تا کہ ہر دانہ، ہر غذائی ذرّہ اور ہر قطرہ اِستعمال ہو جائے۔ (رسالہ: وضو کا طریقہ ص ۴۲ تا ۴۸)

--------------------------------

## (06): "قسم کے ۱۵ مدنی پھول"

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد 2 صَفْحَہ 298 تا 311 اور 319 سے قسم اور کَفّارے سے مُتَعلِّق 15 مَدَنی پھول پیش کئے جاتے ہیں، (ضرورتاً کہیں کہیں تصرُّف کیا گیا ہے)

## بات بات پر قسم نہیں کھانی چاہئے

(1) قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہیے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے (یعنی دورانِ گفتگو بار بار قسم کھانے کی عادت بنا رکھی ہے) کہ قَصد و بے قَصد (یعنی اِرادتاً اور بِغیر ارادے کے) زَبان سے (قسم) جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچّی ہے یا

www.farzuloom.net

جھوٹی! یہ سخت مَعیوب (یعنی بہت بُری بات) ہے اور غیرِ خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شَرعًا قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفّارہ لازِم نہیں۔

## غلطی سے قَسَم کھالی تو؟

(2) غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ "خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا" تو یہ بھی قسم ہے اگر توڑے گا کفّارہ دینا ہوگا۔ (بہارِ شریعت ج۲ص۳۰۰)

(3) قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے، قَصدًا (یعنی جان بوجھ کر) ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کَفّارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جُنُون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کَفّارہ واجِب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جُنُون (یعنی پاگل پن) میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شَرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔ (تَبیِینُ الحقائق ج۳ص۴۲۳)

## ایسے الفاظ جن سے قسم نہیں ہوتی

(4) یہ الفاظ قسم نہیں اگرچِہ ان کے بولنے سے گنہگار ہوگا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے: اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ (عزوجل) کا غَضَب ہو۔ اُس کی لعنت ہو۔ اُس کا عذاب ہو۔ خُدا کا قہر ٹوٹے۔ مجھ پر آسمان پھٹ پڑے۔ مجھے زمین نگل جائے۔ مجھ پر خدا کی مار ہو۔ خدا کی پھٹکار ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شَفاعت نہ ملے۔ مجھے خدا کا دیدار نہ نصیب ہو۔ مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۲ص۵۴)

## قَسَم کی چار اَقسام

(5) بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اُن کا پورا کرنا ضَروری ہے، مَثَلًا کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا بِغیر قسم (بھی) کرنا ضَروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی (کہ گناہ سے بچنے کی قسم نہ بھی کھائیں تب بھی گناہ سے بچنا ضَروری ہی ہے) تو اس صورت میں قسم سچّی کرنا ضَرور ہے۔ مَثَلًا (کہا) خدا کی قسم ظُہر پڑھوں گا یا چوری یا زِنا نہ کروں گا۔ (قسم کی) دوسری (قِسم) وہ کہ اُس کا توڑنا ضَروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرائض و

www.farzuloom.net

واجبات (پورے) نہ کرنے کی قسم کھائی، جیسے قسم کھائی کہ نَماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام (یعنی بات چیت) نہ کروں گا تو قسم توڑ دے۔ تیسری وہ کہ اُس کا توڑنا مُستَحَب ہے مَثَلاً ایسے اَمر (یعنی مُعاملے یا کام) کی قسم کھائی کہ اُس کے غیر (یعنی علاوہ) میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مُباح کی قسم کھائی یعنی (جس کا) کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہے اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے۔ (المبسوط للسرخسی ج ۴ ص ۱۳۳)

(6) اللہ عزوجل کے جتنے نام ہیں اُن میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائے گی خواہ بول چال میں اُس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مَثَلاً اللہ (عزوجل) کی قسم، خدا کی قسم، رحمٰن کی قسم، رحیم کی قسم، پَروَردگار کی قسم۔ یوہیں خدا کی جس صِفَت کی قسمکھائی جاتی ہو اُس کی قسم کھائی، ہو گئی مَثَلاً خدا کی عزّت وجلال کی قسم، اُس کی کِبریائی (عَظَمت، بڑائی) کی قسم، اُس کی بُزُرگی یا بڑائی کی قسم، اُس کی عَظَمت کی قسم، اُس کی قدرت و قوّت کی قسم، قرآن کی قسم، کلامُ اللہ کی قسم۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۲)

(7) ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے: حَلف کرتا ہوں۔ قسم کھاتا ہوں۔ میں شہادت دیتا ہوں۔ خدا کو گواہ کرکے کہتا ہوں۔ مجھ پر قسم ہے۔ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ میں یہ کام نہ کروں گا۔ (اَیضًا)

## ایسی قسم جن کے توڑنے میں کُفر کا اندیشہ ہے

(8) اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا شریک۔ مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے۔ کافر ہو کر مرے۔ اور یہ الفاظ بَہُت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑ دی تو بعض صورت میں کافر ہو جائے گا۔ جو شخص اِس قِسم کی جھوٹی قَسَم کھائے اُس کی نسبت حدیث میں فرمایا: ''وہ وَیسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا۔'' یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہو گیا۔ یونہی اگر کہا: ''خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے۔'' اور یہ بات اُس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر عُلَما کے نزدیک کافر ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۳۰۱)

## کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا

(9) جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فُلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اِس کہہ دینے سے وہ شے حرام نہیں ہو گی کہ اللہ (عزوجل) نے جس چیز کو حلال کیا اُسے کون حرام کر سکے؟ مگر (جس چیز کو اپنے اُوپر حرام کیا) اُس کے بَرَتنے (بَ۔رَت۔نے یعنی استِعمال کرنے) سے کفّارہ لازِم آئیگا یعنی یہ بھی قسم ہے۔ (تَبیِینُ الحقائق ج ۳ ص ۴۳۶) تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ (بھی) یَمین (یَ۔مِین۔یعنی قسم) ہے۔ بات کرے گا تو کفّارہ لازِم ہوگا۔ (فتاوٰی عالمگیر ج ۲ ص ۵۸)

## غیرِ خدا کی قسم ”قسم“ نہیں

(10) غیرِ خدا کی قسم، ”قسم“ نہیں مثلاً تمہاری قسم۔ اپنی قسم۔ تمہاری جان کی قسم۔ اپنی جان کی قسم۔ تمہارے سر کی قسم۔ اپنے سر کی قسم۔ آنکھوں کی قسم۔ جوانی کی قسم۔ ماں باپ کی قسم۔ اولاد کی قسم۔ مذہب کی قسم۔ دین کی قسم۔ علم کی قسم۔ کعبے کی قسم۔ عرشِ اِلٰہی کی قسم۔ رسول اللہ کی قسم۔ (ایضاً ص ۵۱)

(11) خدا اور رسول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ (ایضاً ص ۵۷، ۵۸)

## دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی

(12) اگر یہ کام کروں تو کافِروں سے بدتر ہو جاؤں (کہا) تو (یہ) قسم ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے (یعنی کروں) تو کافر کو اِس (یعنی مجھ) پر شَرَف ہو (یعنی فضیلت ہو) تو قسم نہیں۔ (ایضاً ص ۵۸)

(13) دوسرے کے قسم دِلانے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا: تمہیں خدا کی قسم یہ کام کر دو۔ تو اِس کہنے سے (جس سے کہا) اُس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفّارہ لازِم نہیں۔ ایک شخص کسی کے پاس گیا اُس نے اُٹھنا چاہا اُس نے کہا: خدا کی قسم نہ اُٹھنا اور (جس سے کہا) وہ کھڑا ہو گیا تو اُس قسم کھانے والے پر کفّارہ نہیں۔ (ایضاً ص ۵۹۔۶۰)

www.farzuloom.net

(14) یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا قسم میں ہر جگہ لحاظ ضرور ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنے لیے جائیں گے جن میں اہلِ عُرف استعمال کرتے ہوں مثلًا کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں یا کعبۂ معظّمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ بھی مکان ہیں، یوں ہی حمّام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۶۸)

## قَسَم میں نیت اور غَرَض کا اِعتبار نہیں

(15) قسم میں الفاظ کا لحاظ ہوگا، اِس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اِس قسم سے غَرَض کیا ہے یعنی ان لفظوں کے بول چال میں جو معنٰے ہیں وہ مُراد لیے جائیں گے قسم کھانے والے کی نیّت اور مقصد کا اعتِبار نہ ہوگا مثلًا قسم کھائی کہ " فُلاں کے لیے ایک پیسے کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا" اور ایک رُوپے کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اِس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ رُوپے کی مگر چُونکہ لَفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ "دروازے سے باہَر نہ جاؤں گا" اور دیوار کُود کر یا سیڑھی لگا کر باہَر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچِہ اِس سے مُراد یہ ہے کہ گھر سے باہَر نہ جاؤں گا۔ (دُرِّ مُختار و رَدُّالمُحتار ج ۵ ص ۵۵۰)

(نیکی کی دعوت ۱۷۵ تا ۱۷۸)

--------------------------------

## (07): "کفارۂ قسم کے ۱۳ مدنی پھول"

{1} **قسم** کے لیے چند شَرطیں ہیں، کہ اگر وہ نہ ہوں تو **کفّارہ** نہیں۔ قسم کھانے والا (۱) مسلمان (۲) عاقِل (۳) بالغ ہو۔ کافر کی **قسم**، قسم نہیں یعنی اگر زمانۂ کُفر میں **قسم** کھائی پھر مسلمان ہوا تواُس **قسم** کے توڑنے پر **کفّارہ** واجِب نہ ہو گا۔ اور مَعَاذَ اللهعَزَّوَجَلَّ یعنی اللہ کی پناہ) **قسم** کھانے کے بعد مُرتَد ہو گیا تو **قسم** باطِل ہو گئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور **قسم** توڑ دی تو **کفّارہ** نہیں اور (۴) **قسم** میں یہ بھی شَرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عَقلًا ممکن ہو یعنی ہو سکتی ہو، اگرچِہ مُحالِ عادی ہو اور (۵) یہ بھی شَرط ہے کہ **قسم** اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصِلہ ہو گا تو **قسم** نہ ہو گی مثلًا کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ، خدا کی **قسم**! اِس

نے کہا: خدا کی قسم! اُس نے کہا: کہہ، فُلاں کام کروں گا، اِس نے کہا تو یہ **قسم** نہ ہوئی۔ **(فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۱)**

## قَسم کا کَفّارہ

{2} غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اُن کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ **(تَبیِینُ الحقائق ج ۳ص ۴۳۰)** (یاد رہے! جہاں کَفّارہ ہے بھی تو وہ صِرف آیندہ کے لئے کھائی گئی **قسم** پر ہے، گزَشتہ یا موجودہ کی مُتَعلِّق کھائی ہوئی قسم پر **کَفّارہ** نہیں۔ مَثَلاً کہا: '' **خدا کی قسم!** میں نے کل ایک بھی گلاس ٹھنڈا پانی نہیں پیا۔ '' اگر پیا تھا اور یاد ہونے کے باوُجود **جھوٹی قسم** کھائی تھی تو گنہگار ہوا توبہ کرے، **کفّارہ** نہیں)

## کَفّارہ ادا کرنے کا طریقہ

{3}(دس) مَساکین کو دونوں وَقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا اور جن مَساکین کو صبح کے وَقت کھلایا اُنھیں کو شام کے وَقت بھی کِھلائے، دوسرے دس مساکین کو کِھلانے سے (کفّارہ) ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ دَسوں کو ایک ہی دن (دونوں وَقت) کھلا دے یا ہر روز ایک ایک کو (دو وقت) یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وَقت کھلائے۔ اور مَساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچّہ نہ ہو اور کھلانے میں اِباحَت (کھانے کی اجازت دے دینا) و تَملیک (تَم۔لِیک۔ یعنی مالِک بنا دینا کہ چاہے کھائے چاہے لے جائے) دونوں صورَتیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عِوَض (یعنی بجائے) ہر مِسکین کو نِصف (یعنی آدھا) صاع گیہوں یا ایک صاع جَو (ایک صاع 4 کلو میں سے 160 گرام کم اور نِصف یعنی آدھا صاع 2 کلو میں سے 80 گرام کم کا ہوتا ہے) یا ان کی قیمت کا مالِک کر دے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بَقَدرِ **صَدَقۂ فِطر** دے دیا کرے یا بعض کو کِھلائے اور بعض کو دیدے۔ غَرَض یہ کہ اُس کی (یعنی کَفّارہ ادا کرنے کی) تمام صورَتیں وہیں سے (یعنی مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 2 صَفْحَہ 205 تا 217 پر دیئے ہوئے (ظِہار کے) کفّارے کے بیان سے) معلوم کریں فرق اِتنا ہے کہ وہاں (یعنی ظِہار کے کفّارے میں) ساٹھ مسکین تھے (جبکہ) یہاں (یعنی قَسم کے کَفّارے میں) دس ہیں۔ **(دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۵ ص ۵۲۳)**

www.farzuloom.net

## کَفّارے کیلئے نیت شَرط ہے

{4}**کَفّارہ** ادا ہونے کے لیے **نیّت** شَرط ہے بِغیر نیّت ادا نہ ہو گا ہاں اگر وہ شے جو **مسکین** کو دی اور دیتے وَقت نیّت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مِسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیّت کرلی تو ادا ہو گیا جیسا کہ زکوٰۃ میں **فقیر** کو دینے کے بعد نیّت کرنے میں یِہی شَرط ہے کہ ہُنُوز (یعنی ابھی تک) وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیّت کام کرے گی ورنہ نہیں۔

**(حاشیۃُ الطّحطاوی علی الدّرالمختار ج۲ص۱۹۸)**

{5}رَمَضان میں اگر **کَفّارے** کا کھانا کھلانا چاہتا ہے توشام اور سَحری دونوں وَقت کھلائے یا ایک مِسکین کو 20 دن شام کا کھانا کھلائے۔ **(الجوھرۃ النیرہ ص ۲۵۳)**

## کفّارے میں تین روزوں کی اجازت کی صورت

{6} اگر غلام آزاد کرنے یا 10 مِسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادِر نہ ہو توپے دَرپے (یعنی لگاتار) **تین** روزے رکھے۔ **(اَیضاً)**

## کَفّارہ ادا کرتے وَقت کی حیثیت کا اعتبار ہے کہ روزے رکھے یا۔۔۔

{7}عاجِز(یعنی مجبور) ہونا اُس وَقت کا مُعتَبر ہے جب **کفّارہ** ادا کرنا چاہتا ہے مَثَلاً جس وَقت **قسم** توڑی تھی اُس وَقت مالدار تھا مگر **کفّارہ** ادا کرنے کے وَقت (مالی اِعتِبار سے) مُحتاج ہے توروزے سے **کَفّارہ** ادا کر سکتا ہے اور اگر (قسم) توڑنے کے وَقت مُفلِس (و مسکین) تھا اور اب (کفّارہ ادا کرنے کے وقت) مالدار ہے توروزے سے (کَفّارہ) نہیں ادا کر سکتا۔ **(الجوھرۃ النیرہ ص ۲۵۳ وغیرھا)**

## کَفّارے کے تینوں روزے پے درپے ہونا ضَروری ہیں

{8} ایک ساتھ (اگر) تین روزے نہ رکھے یعنی درمِیان میں فاصِلہ کردیا تو **کفّارہ** ادا نہ ہوا اگرچِہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو، یہاں تک کہ عورت کو اگر حَیض آگیا تو پہلے کے روزے کا اِعتبار نہ ہو گا یعنی اب

www.farzuloom.net

پاک ہونے کے بعد (نئے سِرے سے) **لگاتار تین روزے** رکھے۔**(دُرِّمُختار ج۵ص۵۲٦)**

## روزوں سے کَفّارے کی ایک ضَروری شَرط

{9} روزوں سے **کَفّارہ** ادا ہونے کے لیے یہ بھی شَرط ہے کہ خَتم تک (یعنی تینوں روزے مکمَّل ہونے تک) مال پر قدرت نہ ہو مَثَلاً اگر دو روزے رکھنے کے بعد اِتنا مال مل گیا کہ **کَفّارہ** ادا کر سکتا ہے تو اب روزوں سے (کَفّارہ ادا) نہیں ہو سکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غُروبِ آفتاب سے پہلے مال پر قادِر ہو گیا تو **روزے ناکافی** ہیں اگرچِہ مال پر قادِر ہونا یوں ہوا کہ اُس کے مُورِث (یعنی وارِث بنانے والے) کا اِنتِقال ہو گیا اور اُس کو تَرکہ (یعنی وِرثہ) اتنا ملے گا جو **کَفّارے** کے لیے کافی ہے۔**(دُرِّمُختار ج۵ص۵۲٦)**

## کَفّارے کے روزے کی نیّت کے دو اَحکام

{10} ان روزوں میں **رات سے نیّت** شَرط ہے اور یہ بھی ضَرور ہے کہ **کفّارے** کی نیّت سے ہوں مُطلَق روزے کی نیّت کافی نہیں۔**(مبسوط ج۴ص١٦٦)**

## قسم توڑنے سے پہلے کفّارہ دیا تو ادا نہ ہوا

{11} **قسم** توڑنے سے پہلے **کَفّارہ** نہیں، اور (اگر دے بھی) دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر **کفّارہ** دینے کے بعد **قسم** توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ **کفّارہ** نہیں، مگر فقیر سے دیے ہوئے کو واپَس نہیں لے سکتا۔ **(فتاوٰی عالمگیری ج۲ص٦۴)**

## کَفّارے کا مُستحِق کون؟

{12} **کفّارہ** اُنھیں مَساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ، ماں، اولاد وغیرہُم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا **کَفّارہ** بھی نہیں دے سکتا۔(دُرِّمُختار ج۵،ص۵۲۷) **{13} کَفّارۂ قسم** کی قیمت مسجِد میں صَرف (یعنی خرچ) نہیں کر سکتا نہ مُردے کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ نہیں خَرچ کر سکتا وہاں **کَفّارے** کی قیمت نہیں دی جا سکتی۔(عالمگیری ج۲ص٦۲) (قسم اور کفّارے کے بارے میں تفصیلی معلومات کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت**

www.farzuloom.net

جلد 2 صَفْحَہ 298 تا 311 کا مُطالَعہ ضَروری ہے)

## دینی یا سماجی ادارے کو کَفّارے کی رقم دینے کا اہم مسئلہ

**اگر** کسی دینی یا مسلمانوں کے سماجی ادارے کو **کفّارے** کی رقم دینا چاہے تو دے سکتا ہے مگر بتانا ہو گا کہ یہ کَفّارے کی رقم ہے تا کہ وہ اُس رقم کو الگ رکھ کر اُسے بیان کردہ طریقے پر کام میں لائیں یعنی ایک ہی مسکین کو دس دن تک دونوں وَقت کھلانا یا دس مَساکین کو دونوں وَقت کِھلانا وغیرہ۔ اگر دینی ادارہ دینی کاموں میں صَرف کرنا چاہے تو حیلہ کرنے کا طریقہ یہ ہے، مَثَلاً ایک ہی مسکین کو روزانہ ایک صدقۂ فطر یا دس مسکینوں کو ایک ہی دن میں ایک ایک صَدَقۂ فِطر کا مالِک بنایا جائے اور وہ اپنی طرف سے دینی کاموں کیلئے پیش کریں۔

(قسم کے بارے میں مدنی پھول ۳۳ تا ۳۸)

---

## (08): "تعزیت کے مدنی پھول"

☆**3 فرامین مصطفٰی** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کسی مصیبت زدہ سے **تعزیت** کریگا اُس کے لئے اُس مصیبت زدہ جیسا ثواب ہے (ترمذی ج۲ص۳۳۸حدیث۱۰۷۵) **(۲)** جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی **تعزیت** کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اُسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا (ابن ماجہ ج۲ص۲۶۸حدیث۱۶۰۱) **(۳)** جو کسی **غمزدہ** شخص سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقوٰی کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی **مصیبت زدہ** سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۶ص۴۲۹حدیث۹۲۹۲) ☆حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ ربُّ العزّت میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے جو تیرے عرش کے سائے میں ہو گا جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "اے موسی عَلَیْہِ السَّلَام! وہ لوگ جو مریضوں کی عِیادت کرتے ہیں، جنازے کے ساتھ جاتے ہیں اور کسی فوت شدہ بچّے کی ماں سے **تعزیت** کرتے ہیں" (تمہید الفرش للسیوطی

www.farzuloom.net

ص ۶۲)☆ **تعزیت** کا معنیٰ ہے: مصیبت زدہ آدمی کو صبر کی تلقین کرنا۔ "تعزیت مسنون (یعنی سنّت) ہے "(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۵۲)☆ دَفْن سے پہلے بھی **تعزیت** جائز ہے، مگر اَفضل یہ ہے کہ دَفْن کے بعد ہو یہ اُس وَقت ہے کہ اولیائے میّت (میّت کے اہلِ خانہ) جَزع وفَزع (یعنی رونا پیٹنا) نہ کرتے ہوں، ورنہ اُن کی تسلّی کے لیے دَفْن سے پہلے ہی کرے (جوہرہ ص ۱۴۱)☆ **تعزیت** کا وَقْت موت سے تین دن تک ہے، اِس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہو گا مگر جب **تعزیت** کرنے والا یا جس کی **تعزیت** کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے عِلْم نہیں تو بعد میں حَرَج نہیں (ایضاً، رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۱۷۷)☆ (تعزیت کرنے والا) عاجِزی وانکساری اور رنج و غم کا اظہار کرے، گفتگو کم کرے اور مسکرانے سے بچے کہ (ایسے موقع پر) مسکرانا (دلوں میں) بغض و کینہ پیدا کرتا ہے (آدابِ دین ص ۳۵)☆ مستحب یہ ہے کہ میّت کے تمام اَقارِب کو **تعزیت** کریں، چھوٹے بڑے مرد وعورت سب کو مگر عورت کو اُس کے محارِم ہی **تعزیت** کریں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۵۲) **تعزیت** میں یہ کہے اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس مصیبت پر اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مرحوم کی مغفِرت فرمائے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان لفظوں سے **تعزیت** فرمائی: اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ (ترجمہ:) خدا ہی کا ہے جو اُس نے لیا اور جو دیا اور اُس کے نزدیک ہر چیز ایک مقرّرہ وقت تک ہے، لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی اُمّید رکھو (بُخاری ج ۱ ص ۴۳۴ حدیث ۱۲۸۴)☆ میّت کے اَعِزّہ (یعنی عزیزوں) کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ اُن کی **تعزیت** کیلئے آئیں اس میں حَرَج نہیں اور مکان کے دروازے پر یا شارِعِ عام (یعنی عام راستے) پر بچھونے (یادری وغیرہ) بچھا کر بیٹھنا بُری بات ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۷، رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۱۷۷)☆ قَبْر کے قریب تعزیت کرنا مکروہ (تنزیہی) ہے (دُرِّمختار ج۳ ص۱۷۷) بعض قوموں میں وفات کے بعد آنے والی پہلی شبِ براءت یا پہلی عید کے موقع پر عزیز و اَقرباء اہلِ میّت کے گھر تعزیت کیلئے اکٹّھے ہوتے ہیں یہ رسم غَلَط ہے، ہاں جو کسی وجہ سے تعزیت نہ کر سکا تھا وہ عید کے دن تعزیت کرے تو حرج نہیں اِسی طرح پہلی بقر عید پر جن اہلِ میّت پر قربانی واجب ہوا نہیں قربانی کرنی ہو گی ورنہ گنہگار ہوں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ سوگ کے ایّام گزر جانے کے باوُجود عید آنے پر میّت کا سوگ (غم) کرنا یا سوگ کے سبب عمدہ لباس وغیرہ نہ پہننا ناجائز و گناہ ہے۔ البتّہ ویسے ہی کوئی عمدہ لباس نہ پہنے تو گناہ نہیں☆ جو ایک بار **تعزیت** کر آیا اُسے دوبارہ **تعزیت** کے لیے جانا مکروہ ہے (دُرِّمُختار ج۳ ص۱۷۷)☆ اگر **تعزیت** کے

www.farzuloom.net

لئے عورَتیں جَمْع ہوں کہ نوحہ کریں تو انہیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد دینا ہے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۵۳) ☆ **نوحہ** یعنی میِّت کے اَوصاف مبالَغہ کے ساتھ (یعنی بڑھا چڑھا کر خوبیاں) بیان کرکے آواز سے رونا جس کو "بَین" کہتے ہیں بِالاِجماع **حرام** ہے۔ یوہیں واوَیلا وامُصیبتا (یعنی ہائے مصیبت) کہہ کے چِلّانا (ایضاً ص ۸۵۴) ☆ اَطِبّاء (یعنی طبیب) کہتے ہیں کہ (جو اپنے عزیز کی موت پر سخت صدمے سے دوچار ہو اُس کے) مَیِّت پر بالکل نہ رونے سے سخت بیماری پیدا ہو جاتی ہے، آنسو بہنے سے دل کی گرمی نکل جاتی ہے، اِس لیے اِس (بغیر نوحہ) رونے سے ہرگز مَنْع نہ کیا جائے (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۵۰۱) ☆ **مُفَسّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: تعزیَت کے ایسے پیارے الفاظ ہونے چاہئیں جس سے اُس غمزدہ کی تسلّی ہو جائے، فقیر کا تجربہ ہے کہ اگر اس موقع پر غمزدوں کو واقعاتِ کربلا یاد دلائے جائیں تو بَہُت تسلّی ہوتی ہے۔ تمام تعزیتیں ہی بہتر ہیں مگر بچّے کی وفات پر (مَحارِم کا اُس کی) ماں کو تسلی دینا بَہُت ثواب ہے۔ (مُلَخَّص از مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۵۰۷)

(نیک بننے کا نسخہ ۱۹ تا ۲۱)

---

## (09): "کفن کے مدنی پھول"

☆ 6 **فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: {۱} "جو میِّت کو کفن دے تو اس کے لیے میِّت کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔" حضرتِ علامہ عبد الرءُوف مُناوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی حدیثِ پاک کے اس حصے "جو میِّت کو کفن دے" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی "جس نے اپنے مال سے میِّت کے کفن کا انتِظام کیا۔" {۲} جو میِّت کو کفن دے **اللہ** پاک اسے جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائے گا {۳} "جو کسی مَیِّت کو نہلائے، کفن دے، خوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔" اس حصہ ٔحدیث "ناقِص بات" سے مراد یہ ہے کہ: "جو بات ظاہر کرنے کے قابل نہ ہو جیسے چہرے کا رنگ سیاہ ہو جانا" {۴} اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ اپنی قبروں میں آپس میں ملاقات کرتے اور (اچھے کفن سے) تفاخر کرتے (یعنی خوش ہوتے) ہیں {۵} جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے، تو اُسے اچھا کفن دے {۶} اپنے

www.farzuloom.net

مردوں کو سفید کفن میں کفناؤ۔

## کفن پہنانے کی نیّت

☆کفن پہنانے کی نیّت: رضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے اپنی موت کے بعد خود کو پہنائے جانے والے کفن کو یاد کرتے ہوئے ادائے فرض کیلئے میّت کو حسبِ سنّت کے مطابق کفن پہناؤں گا☆میّت کو کفن دینا ''فرضِ کفایہ'' ہے یعنی کسی ایک کے دینے سے سب بَرِیُّ الذِّمَّہ ہوگئے (یعنی سب کے سر سے فرض اتر گیا) ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور کفن نہ دیا وہ سب گناہ گار ہوں گے۔

## مَرْد کا مسنون کفَن

☆ (۱) لِفافہ یعنی چادر (۲) اِزار یعنی تہبند (۳) قمیص یعنی کَفنی۔ عورت کیلئے ان تین کے ساتھ ساتھ مزید دو یہ ہیں: (۴) اَوڑھنی (۵) سینہ بند۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۰) ☆جو نابالغ حدِّ شَہوَت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اِسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچِہ ایک دن کا بچّہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۱۹) صرف علما و مشائخ کو باعمامہ دَفن کیا جا سکتا ہے، عام لوگوں کی میّت کو مع عمامہ دفنانا منع ہے۔ (مدَنی وصیّت نامہ ص ۴) مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورت کے لیے جائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۲۱) جس نے احرام باندھا (اور اِسی حالت میں وفات پائی) ہے اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا مُنہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔ (ایضاً)

## کفَن کی تفصیل

☆{۱} لفافہ (یعنی چادر): یعنی میّت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں {۲} اِزار (یعنی تہَبند): چوٹی (یعنی سر کے شروع) سے قدم تک یعنی لفافے سے اِتنا چھوٹا جو بندش کیلئے زائد تھا {۳} قمیص (یعنی کَفنی): گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اِس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مرد و عورت کی کفنی میں فرق ہے، مرد کی کفنی کندھوں پر چیریں اور عورت کیلئے سینے کی طرف {۴} اوڑھنی: تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز کی ہونی چاہئے {۵} سینہ بند: پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

www.farzuloom.net

(مُلَخَّص از بہار شریعت ج۱ص۸۱۸) عُموماً تیار کفن خرید لیا جاتا ہے اس کا میِّت کے قد کے مطابق مسنون سائز کا ہونا ضَروری نہیں، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اِتنا زیادہ ہو کہ اِسراف میں داخِل ہو جائے، لِہٰذا اِحتیاط اِسی میں ہے کہ تھان میں سے حسبِ ضَرورت کپڑا کاٹا جائے ❁ کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عیدین و جمعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہیے۔ (بہار شریعت ج۱ص۸۱۸)

## کفن پہنانے کا طریقہ

☆ غسل دینے کے بعد آہستہ سے بدن کسی پاک کپڑے سے پونچھ لیجئے تا کہ کفن تر نہ ہو، کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دیجئے، اِس سے زیادہ نہیں، پھر اِس طرح بچھایئے کہ پہلے لِفافہ یعنی بڑی چادر اِس پر تہبند اوراِس کے اوپر کفنی رکھئے، اب میِّت کو اِس پر لٹایئے اور کفنی پہنایئے، اب سر، داڑھی (اور داڑھی نہ ہو تو ٹھوڑی) اوربقیہ تمام جسم پر خوشبو ملئے، وہ اعضا جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگایئے۔ پھر اِزار یعنی تہبند لپیٹئے، پہلے بائیں یعنی اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے۔ پھر لفافہ بھی اِسی طرح پہلے بائیں یعنی اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹئے تا کہ سیدھا اُوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیجئے کہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔ عورت کو "کفنی "پہنا کر اُس کے بال دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیجئے اور اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نِقاب کی طرح ڈال دیجئے کہ سینے پر رہے کہ اُس کا طول (یعنی لمبائی) آدھی پیٹھ سے سینے تک ہے اور عرض (یعنی چوڑائی) ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے پھر بدستور اِزار و لفافہ لپیٹئے پھر سب کے اوپر سینہ بند پستان کے اوپر سے ران تک لا کر باندھئے۔

(مزید تفصیلات کیلئے بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 817 تا 822 کا مُطالعہ فرمایئے) (ویران محل ص۲۰ تا ۲۴)

---

## (10): "تلاوت کے 21 مدنی پھول"

{۱} امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ صبح قراٰنِ مجید کو

www.farzuloom.net

چُومتے تھے اور فرماتے: ''یہ میرے ربعَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔''(دُرِّمُختار ج۹ ص۶۳۴ دار المعرفۃ بیروت){۲} تلاوت کے آغاز میں اعوذُ پڑھنا مُستَحَب ہے اور ابتِدائے سورت میں بسم اللہ سنّت، ورنہ مُستَحَب(بہارِ شریعت حصّہ ۳ص ۵۵۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی){۳}سورۂ براءَت(سورۂ توبہ)سے اگر تلاوت شروع کی تو اَعُوذُ بِاللّٰہ (اور)بِسْمِ اللّٰہ (دونوں) کہہ لیجئے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورۂ توبہ (دورانِ تِلاوت) آگئی تو تَسمِیہ (یعنی بِسْمِ اللّٰہ شریف) پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اور اس کی ابتِدا میں نیا تَعَوُّذ (تَعَوْ۔ وُذ)جو آج کل کے حافِظوں نے نکالا ہے، بے اَصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتِداءً بھی پڑھے جب بھی بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھے یہ مَحض غَلَط ہے (اَیضاً ص ۵۵۱){۴} باوُضُو، قِبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تِلاوت کرنا مُستَحَب ہے (اَیضاً ص ۵۵۰){۵} قراٰنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام عِبادت ہیں۔(غُنْیَۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۵){۶} قراٰنِ مجید کو نہایت اچّھی آواز سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچّھی نہ ہو تو اچّھی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لَحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُرُوف میں کمی بیشی ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں قواعِدِ تَجوِید کی رعایت کیجئے (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۹، ص۶۹۴){۷} قراٰنِ مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل

www.farzuloom.net

ہے جب کہ کسی نَمازی یا مریض یا سوتے کو اِیذا نہ پہنچے۔(غُنْیَۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۷){۸} جب قراٰنِ پاک کی سورَتیں یا آیَتیں پڑھی جاتی ہیں اُس وقت بعض لوگ چپ تو رہتے ہیں مگر اِدھر اُدھر دیکھنے اور دیگر حرکات و اشارات وغیرہ سے باز نہیں آتے، ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ چپ رہنے کے ساتھ ساتھ غور سے سننا بھی لازِمی ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 352 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: قراٰنِ مجید پڑھا جائے اسے کان لگا کر غور سے سُننا اور خاموش رہنا فرض ہے۔ قالَ اللّٰہُ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:) وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴)(پ ۹ الاعراف ۲۰۴) (ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب قراٰن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو){۹} جب بلند آواز سے قراٰن پڑھا جائے تو تمام حاضِرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع سُننے کے لئے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچِہ اور (لوگ) اپنے کام میں ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۵۳ مُلَخَّصاً) {۱۰} مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۲) {۱۱} مسجِد میں دوسرے لوگ ہوں، نَماز یا اپنے وِرد و وظائف پڑھ رہے ہوں اُس وقت

فقط اتنی آواز سے تلاوت کیجئے کہ صرف آپ خود سن سکیں برابر والے کو آواز نہ پہنچے
{۱۲} بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے،
لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اِس
نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرّر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اِس
نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اِس نے
پڑھنا شروع کیا، تو اِس (یعنی پڑھنے والے) پر گناہ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۷) {۱۳} جہاں کوئی
شخص علمِ دین پڑھا رہا ہے یا طالبِ علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مُطالَعَہ دیکھتے ہوں، وہاں
بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ (اَیضاً) {۱۴} لیٹ کر قراٰن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ
پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کُھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز
ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔ (اَیضاً ص ۴۹۶) {۱۵} **غسل** خانے اور نَجاست کی
جگہوں میں قراٰنِ مجید پڑھنا، ناجائز ہے (اَیضاً) {۱۶} قراٰنِ مجید سُننا، تلاوت کرنے
اور نَفل پڑھنے سے **افضل** ہے (اَیضاً ص ۴۹۷) {۱۷} جو شخص غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر
واجِب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (اَیضاً ص ۴۹۸)
{۱۸} اسی طرح اگر کسی کا مُصحف شریف (قراٰنِ پاک) اپنے پاس عارِیَت (یعنی وقتی طور پر
لیا ہوا) ہے، اگر اس میں کِتابت کی غَلَطی دیکھے، (تو جس کا ہے اُسے) بتا دینا واجِب ہے۔

www.farzuloom.net

(بہارِ شریعت حصّہ ۳ص ۵۵۳){۱۹} گرمیوں میں صبح کو قراٰنِ مجید ختم کرنا بہتر ہے اور سردیوں میں اوّل شب کو کہ حدیث میں ہے: "جس نے شروع دن میں قراٰن ختم کیا ، شام تک فرِشتے اس کے لیے اِستغفار کرتے ہیں اور جس نے اِبتدائے شب میں ختم کیا، صبح تک اِستغفار کرتے ہیں۔" گرمیوں میں چُونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے وَقت ختم کرنے میں اِستغفارِ ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں (یعنی سردیوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے اِستغفار زیادہ ہوگی۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص۴۹۶){۲۰} جب قراٰنِ پاک ختم ہو تو تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنا بہتر ہے۔ اگرچہ تراویح میں ہو، البتّہ اگر فرض نَماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص۴۹۶){۲۱} ختمِ قراٰن کا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ ناس پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ سے وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۵) تک پڑھئے اور اس کے بعد دعا مانگئے کہ یہ سنّت ہے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: "نبیِّ کریم، رء وفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جب "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ(۱)" پڑھتے تو سورۂ فاتحہ شروع فرماتے پھر سورۂ بقرہ سے "وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۵)" تک پڑھتے پھر ختمِ قراٰن کی دعا پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ (اَلْاِتقان فی عُلُوْمِ الْقُراٰن، ج۱، ص۱۵۸)

www.farzuloom.net

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا

دلہن بن کے نکلی دُعائے محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　　　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(تلاوت کی فضیلت ص ۱۱ تا ۱۶)

---

## (11): "کلام اللہ کے آٹھ مدنی پھول"

{۱} قراٰنِ مجید کو جُزدان و غِلاف میں رکھنا ادب ہے۔ صَحابہ و تابِعین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۳۹){۲} قراٰنِ مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قراٰن مجید نیچے ہو۔(اَیضاً)

{۳} لُغَت و نَحو و صَرف (تینوں عُلُوم) کا ایک (ہی) مرتبہ ہے، ان میں ہر ایک (علم) کی کتاب کو دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں اور ان سے اوپر عِلمِ کلام کی کتابیں رکھی جائیں ان کے اوپر فِقْہ اور احادیث و مَوَاعِظ و دعواتِ ماثُورہ (یعنی قراٰن واحادیث سے منقول دعائیں) فِقہ سے اوپر اور تفسیر کو ان کے اوپر اور قراٰنِ مجید کو سب کے اوپر رکھئے۔ قرآن مجید جس صَندُوق میں ہو اس پر کپڑا وغیرہ نہ رکھا جائے۔(فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص ۳۲۳۔۳۲۴){۴} کسی نے محض خیر و بَرَکت کے لیے اپنے مکان میں قراٰنِ مجید رکھ

www.farzuloom.net

چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیّت باعثِ ثواب ہے۔(فتاوی قاضی خان ج۲،ص۳۷۸){۵} بے خیالی میں قراٰنِ کریم اگر ہاتھ سے چُھوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا(یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ{۶} گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اِس پر پاؤں رکھ دیا تو کافِر ہو گیا{۷} اگر قراٰنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلَف یا قَسَم کا لفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بہُت "سخت قَسَم" ہوئی اور اگر حَلَف یا قَسَم کا لفظ نہ بولا تو صِرف قراٰنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قَسَم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۳ص۵۷۴۔۵۷۵مُلَخَّصاً ){۸} اگر مسجِد میں بہُت سارے قراٰنِ پاک جمع ہو گئے اور سب استِعمال میں نہیں آرہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی انہیں ھَدِیَّۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کر سکتے۔ البتّٰہ ایسی صورت میں وہ قراٰنِ پاک دیگر مساجِد و مدارِس میں رکھنے کیلئے تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۶ص۱۶۴مُلَخَّصاً )

ہر روز میں قراٰن پڑھوں کاش خدایا

اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(تلاوت کی فضیلت ص۳۶تا۳۸)

www.farzuloom.net

------------------------------------

## (12):"ترجمہ قرآن کے ۴ مدنی پھول"

{۱} بغیر تفسیر صرف ترجمۂ قراٰن نہ پڑھا جائے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک فتوے کے ایک جُز (یعنی حصّے) کا خلاصہ ہے: بغیر علمِ کثیر کے صرف ترجمۂ قُراٰن پڑھ کر سمجھ لینا ممکن نہیں، بلکہ اس میں نفع کے مقابلے میں نقصان زیادہ ہے۔ ترجَمہ پڑھنا ہے تو کسی عالم ماہر کامل سنّی دیندار سے پڑھے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۸۲ مُلَخَّصاً) {۲} قراٰن پاک کو سمجھنے کے لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، ولیٔ نعمت، اِمامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق و محبت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کا شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قراٰن "کنزُالایمان" مع تفسیر "خزائِنُ العِرفان" (از حضرت علامہ مولانا سیِّد نعیمُ الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی) حاصِل کیجئے {۳} روزانہ قراٰن پاک کی کم از کم 3 آیات (مع ترجمہ و تفسیر) کی تلاوت کے مَدَنی انعام پر عمل کیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے {۴} دعوتِ اسلامی کے تنظیمی انداز کے مطابِق ہر مسجد کو ایک ذیلی حلقہ قرار دیا گیا ہے۔ تمام ذیلی حلقوں میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائن العرفان کے مَدَنی حلقے کا ہَدَف ہے۔ اگر مُیَسَّر ہو تو اسلامی بھائی اس میں شرکت کی سعادت پائیں۔

www.farzuloom.net

"کنزالایمان" اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اِس کی پھر اُس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(تلاوت کی فضیلت ص ۳۲ تا ۳۴)

---

www.farzuloom.net